یادِ رفتگاں

حاجی عبدالرحمٰن اللہ کو پیارے ہو گئے

قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری ماموں کانجن۔

غالباً ۱۹۸۵ء علماء کرام اور دینی شخصیتوں کی وفات کا سال معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ ۱۹۸۵ء کے دوران بڑی بڑی باکمال شخصیتیں اولوالعزم انسان جامع صفات علماء کرام مجسمہ دین رجال ایک ایک کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے روٹھ گئے۔ موت کوئی انوکھی یا نرالی چیز نہیں۔ موت انسان کا مقدر ہے۔ موت کی بے پناہیاں مسلّم ہیں۔ موت کے پنجہ استبداد سے کسی کو رستگاری نہیں۔ موت بہرحال موت ہے۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔

اے موت تجھے موت ہی آئی ہوتی۔ تو نے کتنے آباد گھروں کو ویران کر ڈالا ہنستے کھیلتے خاندانوں سے مسرت کی رعنائیاں چھین لیں۔ کتنے گھروں میں تو بجلیاں بن کر گری اور انہیں راکھ کا ڈھیر بنا کر نکلی۔
۱۹۸۵ء کے آخری دن ۳۱ دسمبر کی صبح ماموں کانجن کی عظیم صالح، متدین، مخلص فنا فی اللہ اور نیک شخصیت حاجی عبدالرحمان بن حاجی محمد حسین انتقال پُرملال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حاجی عبدالرحمان حاجی دین محمد مالک بدر منیر کیمیکل ورکس کے بڑے بھائی تھے۔ یہ اصلاً اللہ والوں کی بستی اوڈانوالہ کے رہنے والے تھے لیکن زندگی کا زیادہ قیام حسین پور نزد روپڑ مشرقی پنجاب میں رہا۔ قیام پاکستان کے بعد حاجی صاحب نے اپنے دو چھوٹے بھائیوں حاجی دین محمد اور حاجی محمد عبداللہ کے ساتھ ماموں کانجن ڈیرے ڈال دیئے تینوں بھائیوں نے متوکلاً علی اللہ صابن سازی کا کام شروع کر دیا اپنی خلوصِ نیت، دیانت جہد مسلسل سعی پیہم اور محنت کی بدولت وسیع کاروبار اور وسیع جائیداد کے مالک بن گئے۔ ان پر اللہ کی نظر کرم کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ کہ وہ کبھی اپنے ماضی سے غافل نہیں ہوتے۔ حال اور حال کی مصروفیتوں نے کبھی انہیں مدہوش نہیں کیا۔ جیسے جیسے کاروبار میں اضافہ ہوتا گیا۔ ویسے ویسے ان کی دینداری۔ زہد و ورع اور ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت کا ذوق دو آتشہ بلکہ سہ آتشہ ہوتا چلا گیا۔ نماز پنجگانہ میں جماعت کی باقاعدگی راتوں کا قیام تہجد میں مداومت نوافل میں کثرت تلاوتِ قرآن میں ذوق و شوق اور سوز گداز دینی طلبا کی بساط سے بھی زیادہ خدمت رمضان میں طلبا کی سحری و افطاری کا جوش و خروش سے اہتمام۔ تقریباً ایک کلومیٹر مسافت سے ریلوے لائین عبور کر کے ہر

نماز باجماعت کے لیئے جامعہ تعلیم الاسلام میں آنا اُن کا سرنامہ حیات تھا۔ کم گو راست باز صاف ستھرے بے ضرر انسان تھے۔ کبھی انہیں کسی سے برہم ہوتے نہیں دیکھا گیا تھا۔ مہمان نوازی اور علماء کی خدمت ہمیشہ ان کی کمزوری رہی۔ امیر المجاہدین حضرت صوفی محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور روپڑی خاندان سے انہیں انتہائی عقیدت تھی۔ حج ان کا بہترین مشغلہ تھا۔ سات آٹھ بار حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے۔ حاجی صاحب مرحوم کے ذہن کی صفائی اور نیکی کے ذوق کی ستھرائی کا اندازہ کیجیئے۔ کہ نانا نانی۔ دادی، دادا کا بھی حجِ بدل ادا کیا۔ اہلیہ کو حج کروایا۔ ماں باپ کے حج میں اپنا بھرپور حصّہ لیا۔ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے لیئے تو یوں سمجھیئے وہ وقف ہی تھے۔ وہ خالصاً غیر سیاسی اور غیر سماجی شخصیت کے مالک تھے۔ وہ صرف دینی لذت سے آشنا تھے۔ دین کے علاوہ انہیں کسی چیز سے غرض نہ تھی۔ گذشتہ دو تین سال سے والد چچا چھوٹے بھائی اور صاحبِ اولاد بھتیجی کی وفات حسرت آیات سے بہت متاثر تھے۔ حساس آدمی تھے۔ آخری ایام میں کاروبار کا نشیب و فراز بھی ان کے لیئے کافی پریشانی کا موجب بنا۔ امیر المجاہدین حضرت صوفی صاحب کے بعد ماموں کانجن میں ان کا جنازہ کثرتِ شرکاء کے اعتبار سے ایک مثالی جنازہ تھا۔ افسوس راقم صحافت کی چکی پیسنے کے لیئے اس روز لاہور میں تھا۔ اور ان کے جنازے میں شرکت کی سعادت سے محروم رہ گیا۔ ہائے یہ کس قدر دلدوز اور جگر پاش امر ہے کہ ان کا اکلوتا بیٹا تلاشِ روزگار میں جدّہ میں مقیم ہے وہ اپنے مثالی باپ سے آخری لمحات میں نہ گفتگو کر سکا نہ ان کا چہرہ دیکھ سکا نہ ان کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو سکا۔

بہر حال سرزمینِ ماموں کانجن ایک صالح مخلص دیندار اور مجسمۂ عمل شخصیت سے محروم ہو گئی۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ

بقیہ : تبصرۂ کتب

مہیا کیا ہے۔ اور اس باب میں ایک سو پانچ دلائل کا تذکرہ فرمایا ہے۔ کتاب کی تحقیقی عظمت کا تقاضا ہے۔ کہ اس کو عام کیا جائے۔ تاکہ ملک کے اہل علم، اہل ذوق اور اہل انصاف اہلحدیث کے مدلل اور مثبت موقف کو پڑھ کر نہ صرف کوئی فیصلہ کر سکیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی ارشاد کے مطابق سنت کی روشنی میں آمین بالجہر کہہ سکیں۔ مصنّف نے فاضلانہ انداز میں آمین بالجہر کے بارہ میں صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کا نام لے لے کر یہ لکھا ہے۔ کہ یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید کے مطابق اپنی نمازوں میں امین بالجہر کہا کرتے تھے۔ اس کا مطالعہ بھی خالی از علم و تحقیق نہیں ہوگا۔

نوٹ ۔ یہ تمام رسائل یکجا استیصال التقلید و دیگر رسائل کے نام سے مشہور ناشر ادارہ فاروقی کتب خانہ ملتان نے بہترین کتاب عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ یکجا شائع کیا ہے۔ ان تمام رسائل کی قیمت صرف ستائیس روپے ہے۔